سورۃ النساء

آیات ۱۲۳ - ۱۲۸

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ
هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا
مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ
اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَ
مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا
اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ
الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل وانصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾

(انجامِ کار / قیامت کا معاملہ)

أمانِيّ آرزوئیں (جمع)، أُمْنِيَّةٌ واحد

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ - نہیں ہے تمہاری آرزوؤں پر

وَلَآ اَمَانِيِّ - اور نہ آرزوؤں (پر)

اَهْلِ الْكِتٰبِ - اہل کتاب کی

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا - جو عمل کرے گا کسی برائی کا

يُّجْزَ بِهٖ - تو اس کو بدلہ دیا جائے گا اس کا

وَلَا يَجِدْ لَهٗ - اور وہ نہیں پائے گا اپنے لیے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا - کوئی کارساز اور نہ کوئی مددگار

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

انجام کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہ پاسکے گا

It is neither your fancies nor the fancies of the People of the Book which matter. Whoever does evil shall reap its consequence and will find none to be his protector and helper against Allah.

لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ ؕ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا يُّجۡزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۱۲۳﴾

نجات عمل سے عبارت ہے....

- مسلمان اور اہل کتاب اگر شرف وافضیلت میں مفاخرت کریں تو اس معاملے میں دونوں کو خطاب کیا گیا
- یہ اہل کتاب کا معاملہ رہا ہے کہ وہ سمجھتے رہے کہ ہم چونکہ انبیاء کرام کی اولاد ہیں، ہمارے پاس آسمانی کتابیں ہیں، اس لیے ہم سب سے افضل واشرف ہیں۔ قیامت کے دن ہم سے اولاً تو بازپرس ہوگی ہی نہیں اور اگر ہوئی بھی تو ہمارے آباؤاجداد ہمیں چھڑالیں گے (نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ، لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً)
- اس حوالے سے مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ ایسی آرزوئیں نہ اہل کتاب کے کام آئیں اور نہ اے مسلمانو ! تمہارے کام آئیں گی
- اللہ کسی قوم کے بارے میں یہ نہیں دیکھتا کہ اس کا رشتہ کس سے ہے بلکہ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کیسے ہیں جب اس کے سامنے کوئی شخص یا کوئی قوم لائی جائے گی تو وہ اس کا شجرہ نسب نہیں دیکھے گا، بلکہ اس کا نامہ عمل دیکھے گا۔ جس شخص نے بھی کوئی برائی کی ہوگی اسے اس کی سزا ضرور دی جائے گی
- پھر اس سزا سے بچنے کے لیے نہ انھیں کوئی ولی ، یعنی کارساز ملے گا اور نہ کوئی مددگار ملے گا جن کے بل بوتے پر انہوں نے بدمستیوں کا طریقہ اختیار کیا۔
- برے اعمال کی سزا سے بچنے اور چھٹکارا پانے کا وہم وگمان یا کسی کا چھڑوالینے کا عقیدہ ایک شیطانی دھوکہ

لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ وَلَاۤ اَمَانِىِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ‌ؕ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا يُّجۡزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۱۲۳﴾

- اس آیت کے بارے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تاثر ....
- جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ سخت پریشان ہوئے، حضرت صدیق اکبر ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب یہ آیت سنائی تو ان پر ایسا اثر ہوا جیسے ان کی کمر ٹوٹ گئی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے اسے محسوس فرمایا اور پوچھا " کیا بات ہے" ؟
- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا " حضور ! ہم میں ایسا کون شخص ہے جس سے کبھی نہ کبھی برائی کا صدور نہیں ہوتا۔ اور جب ہر برائی کی جزا ملنا ضروری ہے تو ہم میں سے کون بچ سکے گا ؟
- آپ ﷺ نے فرمایا " ابو بکر اللہ تمہیں معاف کر دے کیا تم بیمار نہیں ہوتے، کیا تم تھکتے نہیں ہو، کیا تم پریشان نہیں ہوتے ، کیا تم آہیں نہیں بھرتے ہو ؟ " تو انھوں نے کہا ، ہاں ! آپ ﷺ نے فرمایا تو ان چیزوں پر بھی تمہیں جزا دی جائے گی" (جامع ترمذی، تفسیر ابن جریر ، احمد..)
- حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا : حضور ﷺ ! مجھے قرآن کی سخت ترین آیت معلوم ہے آپ ﷺ نے فرمایا کون سی ؟ تو میں نے کہا۔ (مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا يُّجۡزَ بِهٖ - ۴ : ۱۲۳) تو آپ ﷺ نے فرمایا : کہ بندہ مومن پر مصائب آتے ہیں (یعنی ایمان والوں کے لیے دنیاوی مصیبتیں، پریشانیاں ، بیماریاں اور تکالیف ان کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ - اور جو کرے گا

مِنَ الصّٰلِحٰتِ - نیکیوں میں سے

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى - مرد یا عورت

ذَكَر مذکّر، اُنْثٰى مؤنث

وَهُوَ مُؤْمِنٌ - اس حال میں کہ وہ مومن ہو

فَاُولٰٓئِكَ - تو وہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ - داخل ہوں گے جنت میں

وَلَا يُظْلَمُوْنَ - اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

نَقِيْرًا - تل برابر

نَقِیْر کھجور کی گٹھلی کا شگاف (مراد انتہائی حقیر)

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ
مومن، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ
برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی

Whoever does good and believes -whether he is male or female - such shall enter the Garden, and they shall not be wronged in the slightest.

محمد اقبال

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓـئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ﴿۱۲۴﴾

حسن عمل اور حسن کردار کی بنیاد پر شناخت میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں

- مرد اور عورتوں کے درمیان اعمال اور جزائے اعمال کے اعتبار سے کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے۔
- ایمان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہوگا اور یہ کہ اللہ کے نزدیک کسی ایسے عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے جو ایمان پر مبنی نہ ہو یا جس کے ساتھ ایمان نہ ہو
- اس لیے کہ صرف ایمان ہی سے اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ عمل کرنے والا کس نظریے اور کس نیت سے یہ عمل کر رہا ہے اور صرف ایمان ہی کسی عمل کو دائمی اور فطری بنا سکتا ہے ورنہ عمل محض ذاتی اور شخصی جوش ہوگا (ایمان کے بغیر کوئی اچھا عمل نجات کے لیے کافی نہ ہوگا)
- سابقہ آیت کے مفہوم کو مزید کھول دیا گیا (جس میں اعمال کی جزا میں "ایمان" کا تذکرہ نہیں
- اسلام کا ہمہ گیر اور انقلاب انگیز اعلان کہ - نجات کا دارومدار کسی نسبت پر نہیں اعمال پر ہے۔
- آئندہ افراد اور اقوام کی پہچان ان کے حسب و نسب، شان و شوکت اور نسبتیں نہیں بلکہ حسن عمل اور حسن کردار
- اس بنیادی شناخت میں مرد اور عورت کی تخصیص نہیں۔ (انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار ان کا مرد یا عورت ہونا نہیں بلکہ ایمان اور نیک عمل ہے۔)

وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِیۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۵﴾

وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِیۡنًا - اور کون زیادہ اچھا ہے بلحاظ دین کے

اَحۡسَن افعل التفضیل کا صیغہ زیادہ اچھا

مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ - اس سے جس نے جھکا دیا

وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ - اپنے چہرے کو

وَجۡه، (چہرہ) مراد انسان کی ذات اور نفس جسے تمام وجود سے تعبیر کیا گیا

وَهُوَ مُحۡسِنٌ - اس حال میں کہ وہ ہو احسان کرنے والا ہے

وَّ اتَّبَعَ -اور اس نے پیروی کی

مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا - ابراہیمؑ کے طریقے کی یکسو ہو کر

حَنِيۡفا سیدھا اور ہر قسم کے انحراف سے پاک و منزہ ہونا

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ - اور بنایا اللہ نے

اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا - ابراہیمؑ کو دوست

خُلَّة وہ دوستی اور محبت جس میں کوئی خلل نہ آئے

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾

وَلِلّٰهِ - اور اللہ ہی کے لیے ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ - وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِی الْاَرْضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

بِكُلِّ شَیْءٍ - ہر چیز کا

مُّحِیْطًا - احاطہ کرنے والا

جب اللہ زمین و آسمان کا اور ان ساری چیزوں کا مالک ہے جو زمین و آسمان میں ہیں تو انسان کے لیے صحیح رویہ یہی ہے کہ اس کی بندگی و اطاعت پر راضی ہو جائے اور سر کشی چھوڑ دے۔

اور اگر انسان اللہ کے آگے سر تسلیم خم نہ کرے اور سر کشی سے باز نہ آئے تو وہ اللہ کی گرفت سے بچ کر کہیں بھاگ نہیں سکتا۔ اللہ کی قدرت اس کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ
اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ﴿١٢٦﴾

اُس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کی، اُس ابراہیمؑ کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا ۔ اور آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور خدا ہر چیز پر احاطے کئے ہوئے ہے

And whose way of life could be better than that of he who submits his whole being to Allah, does good, and follows exclusively the way of Abraham whom Allah took for a friend?
Whatever is in the heavens and in the earth belongs to Allah; Allah encompasses everything.

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

سب سے بہترین طرزِ زندگی

- نیک اور اچھے اعمال انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام وجود سمیت اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ کے نزدیک بہترین طرز زندگی ہے۔
- احسان کو اس طرزِ زندگی میں سمو دیا گیا ہے یعنی وہ اپنے رب کے ہر حکم کی تعمیل اس طرح کرے جس طرح اس کے کرنے کا حق ہے۔
- یہی ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے یہی ملت ابراہیمؑ ہے۔ جس نے یہ راہ اختیار کی اس نے ملت ابراہیمؑ کی پیروی کی
- انہی خصوصیات کی بنا پر ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جانب سے دوست (خلیل) کے طور پر چنے گئے تھے
- آپ کے خلیل اللہ ہونے کا ذکر توراۃ میں بھی بار بار ہوا ہے جس کی بنا پر یہود اس خام خیالی میں مبتلا ہوئے کہ چونکہ وہ اللہ کے دوست کے خاندان سے ہیں اس وجہ سے ان کی حیثیت ابناء اللہ اور احباء اللہ کی ہے اور جب ان کی حیثیت یہ ہے تو دوزخ کی آگ کیا مجال ہے وہ ان کو چھوئے ـ اس تصور کی تردید
- کہ انہوں نے تو ہر طرف سے کٹ کر اور بالکل یکسو ہو کر اپنے آپ کو بالکلیہ اپنے رب کے حوالے کر دیا۔ ان کی ملت اسلام اور توحید کی ملت اور وہ اس ملت توحید کے امام ہیں۔ اس وجہ سے دین حق ان کا دین ہے

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ - اور یہ پوچھتے ہیں آپ سے

(ف ت ي)

اِستَفتَىَ يَسْتَفْتِي ، اِسْتَفْتَاءً فتویٰ پوچھنا (X)

اِسْتَفْتَاء کسی مشکل بات کا حل دریافت کرنا

فِى النِّسَآءِ - عورتوں کے بارے میں

قُلِ اللّٰهُ - آپ کہیے

يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ - اللہ بتاتا ہے تم کو ان کے بارے میں

أفْتَىَ يُفْتِي ، إفْتَاءً فتویٰ دینا (IV)

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ - اور جو پڑھ کر سنایا گیا تم کو

فِى الْكِتٰبِ - اس کتاب میں

فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ - ایسی یتیم عورتوں کے بارے میں

الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ - جنھیں نہیں تم دیتے

آتَى يُؤْتِي ، إيتَاءً : دینا (IV)

مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ

مَا كُتِبَ لَهُنَّ - وہ جو فرض کیا گیا ان کے لیے

وَ تَرْغَبُوْنَ - اور (پھر بھی) رغبت رکھتے ہو

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ - کہ تم نکاح کرو ان سے

وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ - اور کمزوروں کے بارے میں

مِنَ الْوِلْدَانِ - لڑکوں میں سے

وَ اَنْ تَقُوْمُوْا - اور یہ کہ تم قائم رہو

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ - یتیموں کے لیے انصاف پر

رَغِبَ يَرْغَبُ ، رَغْبَةً....رغبت کرنا

رَغِبَ بالعموم عن یا الیٰ کے صلے کے ساتھ آتا ہے جس سے اس کے معنی متعین ہوتے ہیں لیکن یہاں صلہ نہیں آیا

یہاں صلہ نہ آنے کی حکمت ! عبارت تمام صورتوں پر حاوی رہے اور حسب حال صلہ مقدر مان لیا جائے

وَ مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا ﴿١٢٧﴾

وَ مَا تَفۡعَلُوۡا - اور جو تم کرو گے

مِنۡ خَيۡرٍ - کوئی بھی بھلائی

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

كَانَ بِهٖ - ہے اس کو

عَلِيۡمًا - خوب جاننے والا

وَ مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ

اس آیت کریمہ کا ترجمہ دو طریقے سے کیا جا سکتا ہے

۱- (اللہ تعالیٰ تمہیں یاد دلاتا ہے ان یتیم بچیوں کے بارے میں جنھیں تم ان کا حق نہیں دیتے ہو اور خواہش رکھتے ہو کہ خود ان سے نکاح کر لو)

۲- (اللہ تعالیٰ تمہیں یاد دلاتا ہے ان عورتوں کے یتیموں کے بارے میں جن کا تم حق ادا نہیں کرتے ہو اور خواہش رکھتے ہو کہ خود ان سے نکاح کر لو)

قرآن پاک کے الفاظ بھی دونوں مطالب کے متحمل ہیں

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾

لوگ تم سے عورتوں کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں اُن کے
معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے، اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے
سے تم کو اس کتاب میں سنائے جا رہے ہیں یعنی وہ احکام جو اُن یتیم
لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح
کرنے سے تم باز رہتے ہو (یا لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کر لینا
چاہتے ہو)، اور وہ احکام جو اُن بچوں کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور
نہیں رکھتے اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم
رہو، اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کے علم سے چھپی نہ رہ جائے گی

وَ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَ مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى
الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ
تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ وَ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ ؕ
وَ مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا ﴿۱۲۷﴾

They ask you to pronounce laws concerning women, say: 'Allah pronounces to you concerning them, and reminds you of the injunctions which were recited to you in the Book about female orphans whom you do not give what has been ordained for them and whom you wish to marry (out of greed), and the commandments relating to the children who are weak and helpless. Allah directs you to treat the orphans with justice. Allah is well aware of whatever good you do.

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ

یتیم و بے سہارا عورتوں کے بارے میں حکم

- اس بات کی تصریح نہیں فرمائی گئی کہ عورتوں کے معاملہ میں لوگ کیا پوچھتے تھے۔ مگر آگے چل کر جو وضاحت کی گئی ہے اس سے سوال کی نوعیت خود واضح ہو جاتی ہے۔
- اس آیت کریمہ کے مندرجات کا تعلق اس سورۃ کی ابتدائی آیات (آیت ۳ اور آگے...) کے ساتھ ہے (جس میں فرمایا گیا تھا کہ جو بچیاں یتیم رہ جاتی ہیں اور ان کے باپوں کے مرنے سے ان کی مائیں بیوہ ہو جاتی ہیں تم اگر ان بیوگان سے نکاح کرو یا یتیم بچیوں سے نکاح کرو تو ان کا حق مہر ادا کرو اور ان کے معاملات میں عدل سے کام لو۔ اور اس سے پہلے اگر تمہاری کوئی ایک بیوی یا بیویاں موجود ہیں تو انھیں یتیم یا لاوارث سمجھ کر نظر انداز مت کرو بلکہ ان کو وہی حق دو جو تمہاری پہلی بیوی کو میسر ہے)
- یہاں عورتوں اور خاص طور پر بے سہارا عورتوں کے حقوق میں جو اصلاحات کی گئیں ان کا تذکرہ اور مزید وضاحت
- اس کی وضاحت حضرت عائشہؓ کی اس حدیث سے کہ " زمانہ جہالت میں اگر کوئی بچی یتیم رہ جاتی تو اگر وہ صاحب حسن و مال ہوتی تو اس کا ولی اس کے ساتھ خود نکاح کر لیتا لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی کا خیال تک نہ کیا جاتا۔ اور اگر وہ صاحب مال تو ہوتی لیکن قبول صورت نہ ہوتی تو پھر سرے سے اس کی کسی سے شادی ہی نہ کی جاتی تا کہ اس کے حقوق کا مطالبہ کرنے والا ہی کوئی نہ ہو اور وہ خود ہی اس کے مال کو ہضم کر جائے۔ اور اگر وہ نہ خوبصورت ہوتی اور نہ مالدار تو پھر اس کو اپنی مرضی سے کسی کے پلے باندھ دیا جاتا اور اس کا مہر وغیرہ ولی خود وصول کر لیتا

وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

- بیوہ عورتوں اور ان کی یتیم بچیوں ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کے اموال کے تحفظ کی واضح ہدایات
- یتیم لڑکیوں کے حقوق پامال کرنے کی نیت سے ان سے شادی رچانے کی مذمت
- یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی سے اجتناب کرنا زمانہ جاہلیت کے اخلاق اور رسم و رواج میں سے تھا۔
- یتیم بچیوں کی طرح یتیم بچوں کے ساتھ بھی بے انصافی کی ممانعت کر دی گئ۔ کہ ان کو ضعیف و کمزور سمجھ کر ان کے اموال غصب نہ کرلو اور ان کے حقوق تلف مت کرو۔ وہ خود تو کسی ناانصافی پر صدائے احتجاج بلند کرنے سے بھی قاصر ہیں لیکن ان کا خدا تو قادر و توانا ہے۔ اس کی گرفت اور عذاب سے تمہیں کون بچائے گا۔
- یتیم لڑکیوں اور ان کے حقوق کی حمایت کرنا ضروری - تیموں کے بارے میں قسط اور عدل و انصاف قائم کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم اور فتوی (وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ)
- آخر میں فرمادیا کہ اگر تم یتیم بچوں اور بچیوں کے ساتھ حسن سلوک کروگے۔ ان کے اموال اور حقوق کی حفاظت کروگے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کروگے تو وہ اگرچہ تمہیں ان احسانات کا بدلہ دینے سے قاصر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور اجر عطا فرمائے گا۔ وہ تمہارے جملہ احسانات کو خوب جانتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ تمہیں ان نیک خدمات کا اپنے شایان شان صلہ نہ دے۔

عورتوں کے حقوق کا تذکرہ

- قرآن میں اور خاص کر اس سورۃ میں عورت کے حقوق کے متعلق بحث و گفتگو
- عورتوں، ان کے حقوق اور اموال کے تحفظ کے بارے میں فتویٰ اللہ تعالیٰ نے خود دیا اور اس کی وضاحت اپنے رسول ﷺ کے سینکڑوں احکامات سے
- اسلام میں عورتوں کے حقوق کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اہمیت خود اللہ اور اس کے رسولؐ نے دی ہے۔
- زمانۂ جاہلیت میں عورتوں، بیواؤں اور یتیم بچیوں کے حقوق پر دست اندازی جو معاشرے کا چلن تھا اس کو اسلام نے بالکل واضح احکامات سے ختم کر دیا
- اس ضمن میں تمام جاہلانہ رسوم کا خاتمہ بھی کر دیا - اور اپنے ماننے والوں کو صاف ہدایات دیں
- اس سے بڑھ کر عورتوں اور یتیم بچیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کو کہا اور اس بارے میں عدل و انصاف کے قیام کا حکم دیا
- لوگوں کی تعداد کا نصف (جو عورتوں پر مشتمل ہے) اگر ان کے حقوق کے تحفظ نہ ہو تو اسلام کا مطلوب معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا
- قرآن کے دیگر مقامات پر عورتوں کے دیگر حقوق کا تذکرہ موجود

وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ

وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ - اور اگر کوئی عورت خوف رکھتی ہے

مِنۡۢ بَعۡلِهَا - اپنے شوہر سے

بَعۡل: شوہر

بَعۡلة: بیوی

نُشُوۡزًا - بدمزاجی کا

نَشَزَ: اٹھنا، بلند ہونا

نشوز: زیادتی، مرد کا بیوی پر زیادتی کرنا

ہمسر کے متعلق شرعی ذمہ داریوں سے روگردانی

اَوۡ اِعۡرَاضًا - یا بے توجہی کا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ - تو کوئی گناہ نہیں ہے ان دونوں پر

اَنۡ يُّصۡلِحَا - کہ وہ دونوں سمجھوتہ کرلیں

بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا - آپس میں صلح کا

وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ - اور صلح بہتر ہے

وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾

وَاُحۡضِرَتِ - اور حاضر کی گئ (یعنی رچا بسا دی گئ)

أَحْضَرَ يُحْضِرُ ، إحْضَارًا حاضر کرنا
(IV)

الۡاَنۡفُسُ - طبیعتوں میں

الشُّحَّ - لالچ

الشُّحَّ : خود غرضی، کنجوسی، بخل، حرص

وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا - اور اگر تم احسان کرو

وَتَتَّقُوۡا - اور تقویٰ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ - تو یقیناً اللہ ہے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ - اس سے جو تم کرتے ہو

خَبِيۡرًا - خوب باخبر

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَ
الصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾

جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بد سلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں صلح بہر حال بہتر ہے نفس تنگ دلی کے طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا

If a woman fears either ill-treatment or aversion from her husband it is not wrong for the husband and wife to bring about reconciliation among themselves (by compromising on their rights), for settlement is better. *158 Man's soul is always prone to selfishness, but if you do good and are God-fearing, then surely Allah is aware of the things you do.

وَاِنِ امۡرَاَۃٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ

اصل استفتاء کا جواب

- شریعت نے اس سے قبل عورت کی طرف سے بد سلوکی اور نافرمانی کے بارے میں قانون سازی کر دی تھی اور اس پہلو میں نقصان پیدا ہونے کے خلاف تدابیر اختیار کرنے کے تمام انتظامات کر دیئے تھے (۴/۳۴)
- یہاں پہ تصویر کا دوسرا رخ - اگر یہ نشوز مرد کی طرف سے ظاہر ہو تو خاندان اور اسلامی معاشرے کو کن اقدامات سے اس کے منفی اثرات سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟
- مرد کے نشوز کی صورتیں ہیں :

بیوی پر ظلم کرنا، اس کے حقوق ادا کرنے میں پہلو تہی کرنا، اپنی قوّامیت کے حق کو غلط طریقے سے استعمال کرنا، بے جا رعب ڈالنا، ستانا، تنگ کرکے مہر معاف کروانا، بیوی پر پریشر ڈال کر اس کے والدین سے رقم اور مال ہتھیانا، نفقہ کی ادائیگی سے اعراض کرنا، ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں سب کا یاک جیسا خیال نہ رکھنا اور کسی ایک کی طرف بہت زیادہ جھک جانا.....

- اب یہاں مرد کے اس مسئلے (نشوز) کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے کسی نشوز کا سامنا ہو اور اس بات کا امکان ہے کہ مرد عورت کو چھوڑ دے گا تو ایسی صورت میں پروردگار اجازت دیتے ہیں کہ میاں بیوی دونوں کے لیے کوئی حرج نہیں کہ بجائے عقد نکاح توڑنے کے وہ کسی سمجھوتے پر راضی ہو جائیں مثلاً بیوی اسے اپنا حق مہر معاف کر دے یا کم کر دے.....

وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ

- ...... یا وہ دوسری بیوی کے حق میں اپنے حقوق زوجیت سے دستبردار ہو جائے یا دوسری بیوی کے برابر تمام مراعات لینے کا اصرار چھوڑ دے
- اس طرح مصالحت کی کوئی بھی صورت نکل آئے تو بہتر یہ ہے کہ اسے قبول کرلیا جائے کیونکہ عقد نکاح کو آخر حد تک بچانا مسلمان معاشرے، اولاد اور میاں بیوی کی مصلحت کا تقاضا ہے۔ کسی گھر کے اجڑ جانے سے ایک ایسا راستہ کھل جاتا ہے جس کے اثرات بعض دفعہ نہایت ناگوار صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جس سے افراد، اولاد، خاندان متاثر ہوتا ہے اور پھر اس کے اثرات پورے معاشرے پر پڑتے ہیں
- یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی کے معاملات کے بگاڑ کے معاملات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں براہِ راست ہدایات ارشاد فرمائیں اور اس سلسلے میں میں قانون، ترغیب، تشویق، ہدایات ہر چیز کا استعمال کیا گیا
- شُحَّ (بخل یعنی ادائے حقوق میں تنگدلی دکھانا، یا حرص) کے ذکر کہ یہ ایک مذموم رویہ ہے اور اگر یہ یہ چیز شوہر کی طرف سے ظاہر ہو تو بیوی کیا کرے ؟
- اس صورت کے لیے بیوی کو حکم دیا گیا کہ اگر شوہر کی حرص بڑھ گئی ہے چاہے اس کے جائز اسباب بھی ہوں تو اب اس گھر کی بقا کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ تم ایثار سے کام لو اور اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہو کر کوئی تصفیہ کرلو تاکہ اس گھر میں رہ سکو۔ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ تمہارا ایثار شوہر کو بدلنے پر مجبور کردے۔

وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾

- عورت ایثار تو کر سکتی ہے لیکن اس کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔ اس لیے اس پر زیادہ بار ڈالنا قرین انصاف نہیں
- اس مصلحت کے پیش نظر فرمایا گیا کہ ہم نے اگرچہ عورت کو ایثار کی ترغیب دی ہے لیکن احسان و تقویٰ اور ایثار و قربانی در حقیقت مرد کے زیادہ شایان شان ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنی فتوت اور مردانگی کی لاج رکھے۔ اور بجائے اس کے کہ بیوی کو ایثار و قربانی کی وجہ سے اپنے اوپر ایک اخلاقی تفوق دے دے اسے چاہیے کہ ہر نیکی میں اس کے لیے نمونہ بنے۔ جائز شکایات بھی ہوں تو ان سے در گزر کرے اور حتیٰ الامکان ہر نیکی میں سبقت کی کوشش کرے